© rasailojaraid.com

اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) غیروں کی نظر میں

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

''پیروان اسلام (اصحاب رسول رضی اللہ عنہم) نے صرف ایک سو سال میں ایران، عراق، شام، فلسطین، مصر، مراکش، سپین اور سندھ فتح کر لیے تھے۔ اگر نصب العین کی بلندی اور نتائج کی درخشندگی کمال قیادت کا معیار بن سکتی ہے تو پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں کسی اور رہنما کو پیش نہیں کیا جا سکتا'' (معروف مستشرق کیمرٹین Camertene) تھامس کارلائل کہتا ہے: ''روشن دماغ اور دور رس نگاہ والوں (اصحاب رسول رضی اللہ عنہم) نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی جبکہ جامد دماغ لوگوں نے آنحضور علیہ السلام کی توہین کی۔''

نپولین بونا پارٹ نے لکھا: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایک مرکز ثقل تھی کہ لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ اسلام کے ان پیرووں (اصحاب رسول رضی اللہ عنہم) نے دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا۔ چند ہی سالوں میں اسلام کا غلبہ نصف دنیا میں کرا دیا۔''

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے: ''ان کے ازواج واصحاب نے ان کی خلوت وجلوت کے آثر جمیلہ محفوظ کر رکھے ہیں۔''

سر ولیم میور کہتا ہے: ''جن لوگوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ سچے لوگ تھے۔ وہ آنحضور کے محرم راز دوست ابوبکر اور آپ کے خاندان کے لوگ (حضرت علی، حمزہ، جعفر طیار، حضرت عثمان، حضرت عمر اور دیگر قریشی چوٹی کے لوگ) [از مرتب] تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرائیویٹ زندگی سے کامل آگاہ تھے۔'' مشہور مورخ گبن لکھا: ''پہلے چار خلفاء کے اطوار یکساں صاف اور ضرب المثل تھے۔ یہی لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ابتدائی کام میں شریک تھے۔ اوّل ہی اوّل تبدیلی مذہب کرنے سے ان کی سچائی ثابت ہوتی ہے اور دنیا کو فتح کر لینے سے ان کی لیاقت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرووں نے اس کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر دشمنوں پر اس کو غالب کر دیا۔''

سر ولیم میور اصحاب رسول کی بالعموم تعریف کرتے ہوئے خلاصہ کے طور پر کہتا ہے ''چاروں خلفا مجسمہ اخلاق تھے'' ایک دوسرا مستشرق مورخ لکھتا ہے ''اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے نہ ہوتے تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو کوئی مجبوری نہ تھی کہ ان پر ایمان لائیں کیونکہ شریف ابوبکر کسی جھوٹے آدمی کو رسول ماننے کو ہرگز طیار نہ ہوتے، نہ کوئی مالی لالچ تھا نہ کوئی دباؤ تھا نہ آنخضرت کی کوئی حالت ان سے پوشیدہ تھی'' [بحوالہ اقبال وحب اصحاب وآل]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مہاتما گاندھی نے اپنے وزیروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''اگر تم عالمی وقار چاہتے ہو تو صدیق وعمر کا نمونہ اختیار کرو جن کے قدموں میں دنیا کے خزانے ڈالے گئے مگر اس کے باوجود نہ ان کے پیوند لگے کپڑے چھوٹے، نہ جو کی روٹی اور نہ زیتون کا تیل چھوٹا۔''

یہ پرائے لوگوں کی گواہی تھی جو کافر ہونے کے باوجود سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کی خوبیوں کے معترف ہیں۔ ان مشہور مصنفین مؤرخین کے علاوہ سیکڑوں ہزاروں مداح غیر مسلموں میں موجود ہیں۔ اسلام نصیب نہ ہونے کے باوجود وہ مدح محمد اور مدح اصحاب محمد علیہ وعلیہم السلام میں پیچھے نہ رہے۔ اللہ جل جلالہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے تو ہر ایک نبی سے آخری نبی پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنے کا پختہ وعدہ لیا اور اصحاب محمد کے کیا کہنے کہ خود رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس کتاب میں جابجا ان کے تقدس، ان کے خلوص، ان کی پختگی ایمان اور ان کی حبِ رسول کی گواہی کے دلائل وشواہد پیش فرمائے۔ یہ بھی فرمادیا کہ ہم یہ باتیں صرف آخری مقدس کتاب کلام رب العالمین قرآن مبین ہی میں نہیں لکھ رہے ان کا ذکر مقدس تو بطور امثال تمام کتبِ الٰہی، تورات وانجیل میں ہم نے کر دیا ہے۔ (سورۃ فتح)

اللہ جل جلالہ نے مقدس اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو نمونہ ایمان وعمل بنا کر اپنے انمٹ ابدی کلام میں اس کا اعلان بھی کر دیا کہ دنیا وآخرت کی کامیابی، فوز وفلاح اور کامل رہنمائی انہی کی کامل پیروی میں ملے گی اگر اس سے منہ موڑیں گے تو ناکامی ونامرادی کے سوا کچھ نہ لے گا۔ (سورۃ بقرہ رکوع ۱۶)

found.

© rasailojaraid.com